بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ آج ساڑھے نو بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی والدہ صاحبہ کے گلے کا اپریشن چند روز ہوئے ہوا تھا۔ سیدہ موصوفہ ان کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی طیبہ خاتون صاحبہ کے ہاں ۲۵ جون کو لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ذکیہ بیگم نام تجویز فرمایا۔ احباب مولودہ کی درازی عمر …

جلد ۔ | ۲۷ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۱ ھ | ۲۷ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۷

ادارہ روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔۔۔ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۱ ھ

سکھوں کی تبلیغی جدوجہد اور مسلمان

سکھ معاصر "شیر پنجاب" (۲۰ جون) نے بطور شکوہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"یو۔ پی میں اچھوتوں کے سکھ بن جانے کی مخالفت بعض مسلمانوں نے کی اور فساد تک کی بھی بعض جگہ نوبت پہونچی۔ حالانکہ اچھوت نہ تو مسلمان تھے۔ اور نہ مسلمان ہونے پر آمادہ تھے۔ گڑگانواں میں مسلمانوں نے گورو نانک دیو کے جنم دن کے جلوس کی مخالفت کی۔ اور اب بیانہ ضلع کرنال میں وہاں کے ہندو جاٹوں نے امرت چھک کر سکھ بن جانے کے لئے ایک دیوان کا انتظام کیا۔ تو اس گاؤں کے کچھ مسلمانوں نے جو زیادہ تر کمین تھے اسے سکھ مسلمان کا سوال بنا کر جلوس کے موقعہ پر گڑبڑ ڈالنے کی دھمکی دی۔ فساد کا بھاری خطرہ تھا۔ شکر کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہونے پایا۔ اور گاؤں کے دو سو نو باشندوں نے امرت چھک کر سکھ دھرم گرہن کیا۔ جہاں بیانہ کے بعض کمینوں نے کسی کی شہہ پر فساد کرنا چاہا۔ وہاں نواب صاحب کنج پورہ نے دیوان کے لئے شامیانے عطا فرمائے اور کئی معزز مسلمانوں نے اس نامعقول رویہ پر شرارت پسندوں کے خلاف سکھوں کی حمایت اور تائید کی"۔

اس کے بعد لکھا ہے "مسلمان لیڈروں اور مسلم پریس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ان ہم مذہبوں کو سمجھائیں۔ کہ اگر کوئی ہندو یا اچھوت سکھ بنتا ہے۔ یا سکھوں کا جلوس نکلتا ہے۔ تو انہیں کیوں جوش آئے۔ وہ کیوں برا منائیں۔ اور اس میں ان کی کیوں دل آزاری ہوتی ہے"۔

ہمیں جہاں اس بات پر افسوس ہے۔ کہ سکھوں کی تبلیغی جدوجہد میں اور ان کی ایک مذہبی رسم میں بعض مسلمانوں نے رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ وہاں اس بات کی خوشی بھی ہے۔ کہ نواب صاحب کنج پورہ اور بعض دیگر معزز مسلمانوں نے رواداری کا اظہار کیا۔ جس کی اسلام نے اپنے پیروؤں کو تلقین کی ہے۔

دراصل کسی مذہب کے پیرووں کی تبلیغی جدوجہد میں روکاوٹ ڈالنا اور کسی رنگ میں جبر و تشدد سے کام لینا انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو اپنے مذہب کی اشاعت سے لاپروا اور اس کی تعلیم سے ناواقف ہوں۔ ورنہ جو مسلمان اپنے مذہب کی اشاعت اور ترقی کے لئے جدوجہد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہوں۔ اور اسلامی تعلیم کی روح سے آگاہ ہوں۔ وہ اس قسم کی بیہودگی کا ارتکاب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جس طرح انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق ہے۔ اسی طرح دوسروں کو بھی ہے۔ اور اسلام نے ہر مذہب و ملت کے لوگوں کا یہ حق تسلیم کیا ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک واقعہ کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے ہر شخص کو آزادی دی ہے کہ وہ اپنی عقل و فکر سے کام لیتے ہوئے اپنے عقیدہ کو تبدیل کر لے۔ یا اس کی اشاعت کرے۔ مذہبی آزادی کے متعلق یہ مخصوص ہدایت اسلام نے دی ہے"۔

پس یہ بالکل واضح بات ہے۔ کہ اسلام نے اپنا مذہب بدلنے یا اپنے مذہب کی اشاعت کرنے کی ہر شخص کو آزادی دی ہے اور مسلمان کہلانے والوں کے لئے یہ قطعاً مناسب نہیں۔ کہ کسی کے مذہب تبدیل کرنے میں بہ تشدد مزاحم ہوں۔ یا کسی کی مذہبی تقریب میں کوئی رخنہ ڈالیں۔ پھر سکھ تو غیر مسلموں میں سے مسلمانوں کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ان میں اس قسم کا شرک نہیں پایا جاتا۔ جیسا ہندوؤں میں ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی وحدانیت کے قائل ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس انسان کے پیرو قرار دیتے ہیں۔ جو اسلام کا عاشق زار تھا۔ جس نے اپنی تعلیم میں بار بار اسلام کی برتری کا اعتراف کیا ہے۔ اور جسے اسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوا۔ پس سکھ صاحبان جب اچھوتوں۔ یا ہندوؤں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ تو اس میں مسلمانوں کے مزاحم ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ انہیں سکھوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے متعلق جس سستی۔ اور کوتاہی کے وہ مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس پر شرم ندامت محسوس کرنا چاہیئے۔

کیا یہ مسلمانوں کے لئے شرم کا مقام نہیں ہے۔ کہ اسلام اور وہ اسلام جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے غیر مسلموں کی حسرت و افسوس کا اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ۔ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنی اسلام کی خوبیاں اور ہر امر کے متعلق اسلام کی پُر حکمت ہدایات دیکھ کر وہ بھی خواہش کرتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی ایسی تعلیم ملتی۔ اس اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے تو تبلیغ اسلام سے سراسر غافل اور لاپروا ہوں۔ لیکن سکھ جن کے مذہب میں نہایت اہم اور ضروری امور کے متعلق بھی احکام موجود نہیں ہیں۔ وہ اپنے عقائد کی تبلیغ اس سرگرمی اور تندہی سے کریں۔ کہ لوگ ان کی باتیں قبول کر کے ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

پس سکھوں کی ان تبلیغی کوششوں میں جن کا ذکر معاصر "شیر پنجاب" نے کیا ہے مسلمانوں کو نہ صرف کسی رنگ میں حائل نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ ممکن تائید اور حمایت کرنی چاہیئے۔ اور سکھوں سے ایسے دوستانہ اور ہمدردانہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ کہ وہ نہ صرف ملکی اور سیاسی معاملات میں مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں

بلکہ ٹھنڈے دل کے ساتھ اسلام کی تعلیم پر بھی غور کر سکیں۔ جسے پیش کرنے کا بہترین موقعہ دوستانہ تعلقات کے بعد ہی ملتا ہے تا ان کی قسمت میں وہ سعادت لکھی ہو۔ جو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوئی۔ وہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

اس سلسلہ میں ہم ایک بات معاصر "شیر پنجاب" کے ذریعہ سکھوں سے بھی کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ پیشہ ور مسلمانوں کے ان کی تبلیغی کوششوں میں مزاحم ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ سکھوں کے دیہات میں ان لوگوں پر بیحد ظلم کئے جاتے ہیں حتیٰ کہ ان کی عزت و آبرو بھی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے۔ اذان تک نہیں دے سکتے۔ یہ حالات ہوتے ہوئے اگر پیشہ ور مسلمان یہ خیال کر کے کچھ ہاتھ پاؤں ماریں۔ کہ ان کے گاؤں کے لوگ بھی سکھ ہو جانے کے بعد ان سے ایسا ہی سلوک کریں گے۔ تو یہ ایک فطری جذبہ ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف نئے بننے والے سکھ اپنے گاؤں کے مسلمانوں سے پہلے سے بھی زیادہ عمدہ سلوک کریں۔ بلکہ عام دیہاتی سکھ بھی اپنے سابقہ رویہ کو بدل دیں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کریں۔ اس طرح ان کی تبلیغی جدوجہد کو بہت فائدہ پہونچے گا۔ اور یوں بھی ان کے متعلق عوام میں جو مخالفانہ جذبہ ہے وہ دور ہو جائے گا۔

تقرر امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

بابو محمد شفیع صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۲۰ جون سے ۲ ماہ کے لئے رخصت پر جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی غیر حاضری میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

کتاب شہادۃ القرآن کا امتحان ۲۶ جولائی کو ہوگا

مجلس خدام الاحمدیہ ہر تیسرے ماہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب کا امتحان لیتی ہے۔ تاکہ احمدی نوجوانوں میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اس دفعہ امتحان کے لئے کتاب "شہادت القرآن" مقرر کی گئی ہے۔ اور امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶ جولائی کو ہوگا۔ تمام اراکین کو اس امتحان میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کتاب شہادت القرآن بک ڈپو سے چار آنہ میں مل سکتی ہے پانچ پیسے ڈاک کا خرچ لگیگا۔ خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

عطیہ کا شکریہ

گزشتہ سال سے تنظیم کے لحاظ سے محلہ دارالبرکات شرقی دارالبرکات سے الگ ہو گیا تھا۔ اسی وقت سے مسجد بنانے کی فکر تھی۔ لیکن کوئی زمین مناسب موقعہ پر نہ ملتی تھی۔ آخر بڑی کوشش سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ جناب مرزا رشید احمد صاحب نے ایک کنال زمین نہایت باموقعہ برلب سڑک مسجد کے لئے مفت عطا فرما دی ہے۔ جس کے لئے میں محلہ دارالبرکات شرقی کی طرف سے جناب مرزا صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش نعمتوں کا وارث بنائے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

جناب ناظر صاحب بیت المال سے چندہ جمع کرنے کی اجازت حاصل کر کے احباب کو اس کار خیر میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔

خاکسار: عطا محمد صدر محلہ دارالبرکات شرقی قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس نے دین کو مقدم کیا وہ خدا کے ساتھ مل گیا

"سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ وہ دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت لوگوں کو دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی عظمت کو دل میں قائم رکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام بنتا ہے۔ صرف پھونک مار دینے والے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ہم اتنے پر ہی راضی ہو جائیں۔ جس میں اتنا وہ مونہہ سے کہہ دیویں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جائے۔ اگر یہ بات درست ہوتی۔ کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جائیں۔ تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کرتے۔ اور اپنے اصحاب کو امتحان میں ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے۔ وہ بیوقوف ہے جو خیال کرتا ہے۔ کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دود ہے۔ ہر ایک نعمت محنت مشقت کو چاہتی ہے۔ ہندوؤں میں بھی دیکھو کہ کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں۔ اور ایسا زور نہیں دیا۔ تاہم یہ حکم ہے کہ قد افلح من زکّھا۔ نجات وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جائے۔ جس نے دین کو مقدم کیا۔ وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیئے یہی دین کا خلاصہ ہے"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے)

۲۸ جون کو سیالکوٹ میں بھرتی کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو ناظر صاحب امور عامہ کے اعلان سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ مجھے اسسٹنٹ ریکروٹنگ افسر لاہور ایریا مقرر کیا گیا ہے۔ میرے ساتھ لفٹنٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب بطور میڈیکل افسر کام کریں گے۔

میرا ارادہ تھا کہ نئی قائم ہونے والی احمدیہ کمپنی کے لئے مختلف جماعتوں کا دورہ کر کے احمدی نوجوانوں کو بھرتی کروں۔ لیکن سردست اچانک بیماری کی وجہ سے میں دورہ کرنے سے معذور ہوں۔ صرف ۲۸ جون کو سیالکوٹ جا سکوں گا۔ ضلع سیالکوٹ کی جملہ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ۲۸ جون کو اپنے اپنے ہاں کے احمدی نوجوانوں کو احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کے لئے بھجوانے کا انتظام کریں۔ مرزا شریف احمد ایم۔ اے۔ آر۔ او لاہور ایریا قادیان

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ امسال ۲۷۔ ۲۸ جون ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ بیرونی جماعتوں کے احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مشکور فرمائیں۔ خوراک اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء۔ ملک عبد الرحمن صاحب خادم۔ چوہدری دل محمد صاحب اور دیگر علمائے کرام تشریف لائیں گے۔ ان ایام میں کانفرنس ؎؎

؎؎ خدام الاحمدیہ بھی ہوگی۔ جس میں صاحبزادہ صاحب تقریر فرمائیں گے۔ ضلع سیالکوٹ کے تمام خدام کی حاضری ضروری ہے۔ خاکسار قاسم الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات خانصاحب محمد حسین خان صاحب میرٹھی مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

میں سنہ ۱۹۰۵ء میں علی گڑھ کالج سے آ کر میرٹھ میں ملازم ہوا۔ ملازمت کے کچھ عرصہ بعد مکرمی خان ذوالفقار علی خان صاحب بسلسلہ تبادلہ بعہدہ انسپکٹر آبکاری میرٹھ میں تشریف لائے آپ چونکہ احمدی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر چکے تھے۔ لہٰذا آپ کے گھر پر دینی ذکر اذکار ہونے لگا۔ اور شیخ عبد الرشید صاحب زمیندار ساکن محلہ ونگس از صدر بازار میرٹھ کیمپ اور مولوی عبد الرحیم صاحب وغیرہ خان صاحب موصوف کے گھر پر آنے جانے لگے۔ خان صاحب موصوف سے چونکہ مجھے بوجہ علیگڈھ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے محبت تھی۔ اس لئے میری نشست و برخاست بھی ان کے گھر پر ہونے لگی۔ اور میں نے بھی حضرت اقدس کی کتابیں دیکھنے کا شوق ظاہر کیا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی چھوٹی تصانیف خان صاحب موصوف نے مجھے دیں۔ جو میں نے پڑھیں۔ غالباً سب سے پہلے میں نے برکات الدعا پڑھی۔ اس کے بعد "عسلِ مصفّی" مجھ کو دی گئی۔ وہ میں نے دیکھنا شروع ہی کی تھی۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی۔ خان صاحب کے ہاں تشریف لائے۔ وہ ایک مناظرہ کے سلسلہ میں آئے تھے۔ اس وقت صرف ایک ہی مسئلہ زیر بحث تھا۔ اور وہ وفات مسیح کا مسئلہ تھا۔ مناظرہ وغیرہ تو میرٹھ کے شریر اور فسادی لوگوں کے باعث نہ ہوا لیکن مولوی صاحب نے وفات مسیح کے متعلق تقریر کی۔ جو میں نے سُنی۔ میرٹھ کی پبلک سے جنگ یا مناظرہ کے متعلق تھی۔ اس کے حالات ایک رسالہ کی صورت میں شائع کئے گئے۔ اس کا یہی نام ہے۔ اس کے بعد مجھ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کا اشتیاق ہو گیا۔ اور میں نے خان صاحب سے عرض کیا۔ کہ اگر حضرت اقدس میرٹھ کے قرب جوار میں تشریف لائیں۔ تو آپ مجھ کو ضرور اطلاع دیں۔ ایسے عظیم المرتبت شخص کو نہ دیکھنا بڑی بدنصیبی ہے۔ اس وقت مجھے بیعت کرنے کا خیال نہ تھا۔ اس کے بعد ایک دن خان صاحب موصوف نے مجھ سے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لا رہے ہیں۔ کیا آپ زیارت کے لئے چلیں گے۔ میں نے آمادگی ظاہر کی۔ حضرت اقدس جب دہلی تشریف لائے۔ تو خان صاحب موصوف نے مجھ سے چلنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ میں اُن کے ہمراہ دہلی روانہ ہو گیا۔ دہلی میں حضرت اقدس کا قیام الف خان والی حویلی میں جو محلہ چتلی قبر میں واقع ہے۔ تھا۔ میں اور خان صاحب بذریعہ ریل دہلی پہونچے۔ اس وقت غالباً ۱۲ یا ایک بجے کا وقت تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان کے اوپر کے حصہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور نیچے اور دوست ٹھہرے ہوئے تھے۔ مکان میں داخل ہوتے ہوئے میری نظر مولوی محمد احسن صاحب پر پڑی۔ چونکہ اُن سے تعارف میرٹھ کے قیام کے وقت سے ہو چکا تھا۔ میں اُن کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں غالباً خان صاحب نے جو اس برآمدہ میں بیٹھے تھے۔ جس کے اوپر کے حصہ میں حضرت اقدس کا قیام تھا مجھ کو اپنے پاس بُلوا لیا۔ میں ایک چارپائی پر پائینتی کی طرف بیٹھ گیا۔ اور باتیں کرنے لگا۔ جہاں میں بیٹھا تھا۔ اس کے قریب ہی زینہ تھا۔ جس کے ذریعہ حضرت اقدس اوپر تشریف لے جاتے تھے۔ اس طرف میری پشت تھی۔ تھوڑی دیر بعد حضرت اقدس نیچے تشریف لائے۔ میری چونکہ سیڑھیوں کی طرف پشت تھی۔ میں نے حضرت اقدس کو اوپر سے نیچے تشریف لاتے ہوئے نہ دیکھا۔ حضور آہستگی سے اُتر آئے۔ اور میرے برابر ہی چارپائی کی پائینتی پر بیٹھ گئے۔ جب حضور بیٹھ چکے۔ تو کسی نے مجھے بتلایا۔ کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ اُس وقت میں نے گھبرا کر اُٹھنا چاہا۔ مگر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہاں ہی بیٹھے رہیں (یہ یاد نہیں کہ حضور نے مجھ کو بازو سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ یا صرف زبان سے ارشاد فرمایا) حضرت اقدس کے تشریف لانے کی تمام دوستوں کو جو مکان کے مختلف حصوں میں قیام پذیر تھے اطلاع ہو گئی۔ اور مکان میں ایک ہلچل مچ گئی۔ اس قدر یاد ہے۔ کہ غالباً خان صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ میرٹھ سے آئے ہیں۔ اتنے میں خواجہ صاحب آئے۔ اُن کے ہمراہ کوئی اور صاحب بھی تھے۔ میں نہ خواجہ صاحب سے واقف نہ کسی اور دوست سے۔ حضرت اقدس نے خواجہ صاحب سے مولوی نذیر احمد صاحب کے متعلق کوئی سوال کیا۔ جو مجھے یاد نہیں نہ یہ یاد ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے کیا جواب دیا۔ بہرحال خواجہ صاحب دن بھر کے حالات سناتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے غالباً اذان دی۔ چبوترہ پر فرش بچھایا گیا۔ اور نماز ظہر و عصر پڑھی گئی۔ میں نے بھی نماز جماعت سے پڑھی۔ صحیح یاد نہیں کس نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور نے بیعت کے متعلق ارشاد فرمایا اس پر کسی نے زور سے کہا۔ کہ جو دوست بیعت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ آگے آجائیں چنانچہ بہت سے دوست آگے ہو گئے۔ اور میں سب سے پیچھے رہ گیا۔ حضور نے بیعت شروع کرنے سے قبل ارشاد فرمایا۔ کہ جو دوست مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ بیعت کرنے والوں کی کمر پر ہاتھ رکھ کر جو میں کہوں۔ وہ الفاظ دُہراتے جائیں۔ میں اس وقت بھی خاموش الگ سب سے پیچھے بیٹھا رہا۔ اور ہاتھ بیعت کرنے والوں کی کمر پر نہ رکھا۔ جب حضرت اقدس نے بیعت شروع کی۔ تو میرا ہاتھ بغیر میرے ارادے کے آگے بڑھا۔ اور جو صاحب میرے آگے بیٹھے ہوئے بیعت کے الفاظ دوہرا رہے تھے۔ اُن کی کمر پر جا پہونچا۔ مجھ کو خوب یاد ہے۔ کہ میرا ہاتھ میرے ارادہ سے آگے نہیں بڑھا۔ بلکہ خود بخود آگے بڑھ گیا اور پھر میں نے بھی الفاظ بیعت دوہرانے شروع کر دیئے۔ جب حضرت اقدس نے ربّ انی ظلمت نفسی الخ فرمایا۔ تو سب نے اس کو دوہرایا۔ میں نے بھی دوہرایا۔ لیکن جب حضرت اقدس نے اس کے معنی اردو میں فرمانے شروع کئے۔ اور بیعت کنندوں کو دوہرانے کا ارشاد فرمایا۔ اور میں نے وہ الفاظ دوہرائے۔ تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے سخت رقت طاری ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس قدر زور سے چیخ کر رونے لگا۔ کہ سب حیران ہو گئے۔ میں روتے روتے بے ہوش ہو گیا مجھ کو خبر ہی نہ رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا۔ کہ پانی لاؤ۔ وہ لایا گیا۔ اور حضور نے اس پر کچھ پڑھ کر میرے اوپر چھڑکا۔ (یہ مجھ کو بعد میں خان صاحب سے معلوم ہوا) حالت بے ہوشی میں میں نے دیکھا۔ کہ مختلف رنگوں کے نور کے ستون آسمان سے زمین تک ہیں۔ اس کے بعد کسی دوست نے مجھے زمین سے اُٹھایا۔ میں بیٹھ گیا۔ مگر میرے آنسو نہ تھمتے تھے۔ اس قدر حالت متغیر ہو گئی تھی کہ میرٹھ میں آکر بھی بار بار روتا تھا۔ پھر خان صاحب موصوف نے میرے نام "بدر" اور ریویو جاری کرا دیا۔ بدر میں حضرت اقدس کی وحی مقدس شائع ہوتی تھی۔ اس سے بہت محبت ہو گئی۔ اور ہر وقت جی چاہتا تھا۔ کہ تازہ وحی سب سے پہلے مجھ کو معلوم ہو۔ پھر جلسہ پر دارالامان آنے لگا۔ اور برابر آتا رہا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے بھی خط لکھتا رہتا۔ ایک خط کا جواب حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے دیا۔ وہ میرے پاس موجود تھا۔ لیکن جب میرٹھ سے پنشن کے بعد دارالامان میں ہجرت کی۔ تو کہیں کاغذات میں مخلوط ہو گیا۔ یا ضائع ہو گیا۔

سنہ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں قادیان حاضر ہوا۔ غالباً صبح کی نماز کے لئے یا نماز کے بعد مسجد مبارک میں زینہ کے اوپر چڑھ رہا تھا۔ اور حکیم عبد الصمد صاحب ساکن انچولی ضلع میرٹھ میرے ہمراہ تھے۔ ناگاہ حضرت اقدسؑ نے اس دروازہ میں سے جو مسجد مبارک میں ہے جس میں سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہیں۔ آواز دی۔ کہ مفتی صاحب کو بلاؤ۔

اس وقت اور بہت سے دوست زینہ پر موجود تھے۔ کسی نے عرض کیا۔ کہ حضور مفتی صاحب آئے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد مفتی محمد صادق صاحب تشریف لے آئے۔ چونکہ زینہ میں بہت سے دوست جمع ہو گئے تھے۔ اور اس خیال سے بھی کہ حضور کا ارشاد سنیں کہ مفتی صاحب کو کیا حکم ہوتا ہے۔ بڑی تنگی تھی۔ بڑی مشکل سے مفتی صاحب کے لئے جگہ کی گئی۔ اور مفتی صاحب دروازہ کے قریب پہونچ گئے۔ اس وقت حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہم کو آج شب یہ الہام ہوا ہے یا نبی اطعم الجائع والمعتر اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ جاکر دیکھیں کہ کچھ مہمان بھوکے تو نہیں رہے۔ مفتی صاحب پنسل کاغذ ہمراہ لے گئے تھے۔ انہوں نے اوّل وحی الٰہی کو نوٹ کیا۔ اس کے بعد مہمانخانہ میں پہونچے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ رات بعض دوست جو دیر سے آئے تھے بھوکے رہ گئے۔ اور کھانا نہ مل سکا۔ مفتی صاحب نے واپس آکر حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور رپورٹ عرض کی پھر ہم چلے آئے۔

ایک مرتبہ میں جلسہ پر آیا ہوا تھا اور حضور سیر کو تشریف لے جانے لگے تو مجھ کو کسی دوست نے بتلایا۔ کہ حضور سیر کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں بھی ہمراہ ہو گیا۔ بہت سے دوست ہمراہ تھے۔ حضور کے گرد حلقہ باندھے ہوئے جا رہے تھے مجھ کو مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نے اس حلقہ کے اندر لے لیا۔ اور میں حضور کے کلمات مبارک سنتا ہوا ہمراہ رہا۔ جہاں تک مجھ کو یاد ہے۔ حضور اس دن ریتی چھلہ کی طرف سیر کو تشریف لے گئے تھے۔ وہاں جاکر کسی دوست نے کچھ اشعار بھی سنائے۔ مسجد اقصیٰ میں بھی میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی تقریر سنی تھی۔ اور کچھ کلمات مبارک نوٹ بھی کئے تھے۔

یہ واقعات جو میں نے تحریر کئے ہیں ترتیب وار نہیں۔ کیونکہ تاریخیں یاد نہیں ہیں۔ یہ سارے واقعات حافظہ کی بنا پر لکھے ہیں۔ میرے پاس نوٹ بک میں تحریر نہیں تھے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مصلح موعود کی پیشگوئی

غیر مبائعین مصلح موعود کے متعلق بالعموم یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اگر کسی کا مصلح موعود ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تھے جو فوت ہو گئے۔ اور ان کے زعم میں یہ ایک ایسی دلیل ہے۔ جس سے ان تمام دلائل کا رد ہوتا ہے۔ جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کے متعلق دئیے جا سکتے ہیں۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے اپنی کتاب شان مصلح موعود میں اس پر بہت زور دیا ہے۔ اور اپنی کتاب ذریت مبشرہ کے صفحہ ۸۸ پر جماعت سے اس کے متعلق روشنی ڈالنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان لوگوں کے دلائل کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں لڑکوں کی پیدائش کا ذکر کیا ہے۔ وہاں سوائے مرزا مبارک احمد کے کسی اور کو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا جو مصلح موعود کے لئے مخصوص ہے مصداق نہیں ٹھہرایا۔

(۲) بعض الہامات مثلاً "تین کو چار کرنے والا" اور "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" جو علامات مصلح موعود کی ہیں۔ حضرت اقدس نے مرزا مبارک احمد پر چسپاں کی ہیں۔

معترضین کو یہ غلط فہمی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو نہ سمجھنے کے باعث پیدا ہوئی ہے۔ حضرت اقدس کی تحریرات سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا مصداق صرف صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہی تھے حضور کے حوالجات سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ دوسرے لڑکے بھی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیدا ہوئے ہیں۔ بلکہ یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہرگز نہ تھے۔ تریاق القلوب کے صفحہ ۴۲ پر حضور فرماتے ہیں "عجیب تر یہ کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی۔ اس وقت ہر چہار میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہ ہوا تھا۔ اور اشتہار مذکور میں خدا تعالیٰ نے پسر چہارم کا نام صریح طور پر مبارک رکھ دیا تھا (دیکھو ص۳ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر ۷)

حضرت اقدس کی یہ تحریر جہاں ہر چہار فرزندوں کو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مصداق ہونے میں مشترک قرار دے رہی ہے وہاں مبارک احمد مرحوم کے مصلح موعود ہونے کی نفی بھی کر رہی ہے۔ کیونکہ جس حصہ اشتہار کا مصداق امتیازی طور پر میاں مبارک احمد صاحب کو ٹھہرایا گیا ہے۔ وہ مصلح موعود کے متعلق نہیں۔ بلکہ مصلح موعود کی پیشگوئی اس حصہ اشتہار کے بعد شروع ہوتی ہے۔ سبز اشتہار ص۱۷ پر حضور فرماتے ہیں "اس عبارت کو مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے (یہی وہ عبارت ہے۔ جس کا حوالہ حضرت اقدس نے تریاق القلوب میں اشتہار کے ص۳ کالم ۲ سطر ۷ کا دیا ہے) بشیر اوّل کے متعلق ہے ...... اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کے متعلق ہے" اسی سبز اشتہار کے ص۲۱ پر فرماتے ہیں "وہ مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"

علاوہ ازیں بوقت پیدائش صاحبزادہ مبارک احمد صاحب حضرت اقدس یہ خیال ہی کر سکتے تھے۔ کہ مبارک احمد عمر پانے والا مصلح موعود ہے۔ مبارک احمد کی پیدائش کے وقت حضرت اقدس کو یہ الہام ہو چکا تھا۔ انی اسقط من اللہ و اصیبہ جس کے معنے حضرت نے یہ بھی لئے تھے۔ کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو جائیگا پس اس احتمال کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے محتاط انسان کس طرح یہ خیال فرما سکتے تھے کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب عمر پانے والے مصلح موعود ہیں۔

الہامات "تین کو چار کرنے والا" یا "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کے متعلق بھی معترضین کو غلطی لگی ہے۔ الہام "تین کو چار کرنے والا" جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ وہ اس الہام سے جس کا مصداق صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کو قرار دیا۔ بالکل علیحدہ اور جدا ہے۔ اس کے متعلق میرا ایک مضمون الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور مجھے اس کے متعلق پورا انشراح ہے۔ اگر کسی معترض کو اس کے متعلق کوئی اعتراض ہو۔ تو اس کا جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کے عقیقہ بروز دوشنبہ ہونے کو جو پیشگوئی کے مطابق قرار دیا۔ وہ ایک علیحدہ کشف تھا۔ اور الہام دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کی طرف ضمناً ذکر کیا گیا تھا۔ کشف مذکور تذکرہ ص۱۳۶ پر اس طرح ہے "عرصہ چودہ برس کا ہوا ہے۔ کہ ایک خواب آئی تھی۔ کہ چار لڑکے ہوں گے۔ اور چوتھے لڑکے کا عقیقہ پیر کے دن ہو گا" (از مکتوب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ۲۶ جون ۱۸۹۹ء) یہ کشف محتاج وضاحت نہیں۔ کیونکہ واضح الفاظ میں صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کے عقیقہ بروز پیر ہونے کا ذکر ہے۔ پس اس واضح پیشگوئی کی موجودگی میں دوشنبہ مبارک دوشنبہ کی طرف اشارہ ضمناً ہی ہو سکتا ہے۔

بطریق تنزل اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ یہ ہر دو الہامات وہی ہیں جو مصلح موعود کے متعلق تھے۔ اور انہی کا مصداق حضرت اقدس نے صاحبزادہ مبارک احمد کو قرار دیا ہے۔ تو پھر بھی یہ لازم نہیں آتا۔ کہ حضرت اقدس کے نزدیک صاحبزادہ مبارک احمد ہی مصلح موعود تھے۔ خدا کا کلام ذوالوجوہ ہوتا ہے اور کئی پہلو پر مشتمل ہوتا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام بطور اصل نزول المسیح ص۳۴ و ۳۵ پر فرماتے ہیں "اس وجہ سے اس کو (کلام الٰہی) معجزانہ کلام کہا جاتا ہے جو کہ ایک ایک آیت دس دس پہلو پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور وہ تمام پہلو صحیح ہوتے ہیں" اس کی کئی مثالیں ہیں۔ حضرت اقدس آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کے متعلق تحفہ گولڑویہ ص۱۳۳ میں تحریر فرماتے ہیں "پس یہ کوئی غیر معمولی امر نہیں کہ ایک آیت کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوں اور مسیح موعود بھی ہوں...... رسول سے مراد اس جگہ آنحضرت صلعم اور مسیح موعود بھی ہیں۔ اس کی ایک اور نہایت واضح اور موزوں مثال خود حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق ہے

الہام "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" حضرت اقدس اجتہاداً نہیں بلکہ الہاماً بشیر اول کے متعلق سبز اشتہار صفحہ ۱۷ و ۲۱ حاشیہ پر مخصوص بتاتے ہیں۔ لیکن اس الہامی تعیین کے چودہ سال بعد اسی الہام کو حضرت اقدس پھر صاحبزادہ مبارک احمد صاحب پر چسپاں کرتے ہیں (دیکھو تریاق القلوب صفحہ ۴۲ سطر ۳) اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ یہ الہام ذوالوجوہ تھا۔ اسی طرح الہامات "تین کو چار کرنے والا" اور "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" بھی ذوالوجوہ ہیں پس جس طرح الہام "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" کا مصداق صاحبزادہ مبارک احمد کو قرار دینے سے بشیر اول کے اس الہام کے مصداق ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی یہ لازم آتا ہے۔ کہ مجموعی طور پر جتنے الہامات بشیر اول کے متعلق تھے ان کا مصداق حقیقی صاحبزادہ مبارک احمد ہی ہے۔ اسی طرح ان دو مذکورہ بالا الہامات کا مصداق صاحبزادہ مبارک احمد کو قرار دینے سے نہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان الہامات کا مصداق ہونے کی نفی ہو سکتی ہے۔ اور اور نہ ہی یہ لازم آتا ہے۔ کہ صاحبزادہ مبارک احمد ہی مجموعی طور پر پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہے۔

میرے اس خیال کی تائید کہ الہام تین کو چار کرنے والا ذوالوجوہ ہے ایک روایت سے بھی ہوتی ہے۔ سیرت المہدی میں بزبان حضرت ام المومنین یہ روایت درج ہے حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔ "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے کاموں میں بھی عجیب اخفاء ہوتا ہے پسر موعود کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہے مگر ہمارے موجودہ لڑکے سارے تین کو چار کرنے والے ہیں۔ چنانچہ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ میاں (حضرت خلیفۃ المسیح) کو حضرت صاحب اس طرح تین کو چار کرنے والا قرار دیتے تھے۔ کہ مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی شمار کر لیا جائے۔ اور بشیر اول کو بھی ...... مبارک احمد کو اس طرح کہ صرف زندہ تین لڑکے شمار کئے جائیں"۔

یہ روایت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ راوی خدا کے فضل سے اس وقت زندہ موجود ہیں۔ اور ان کی عظمت اور مرتبت کے پیش نظر یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ اس میں کچھ سقم ہوگا۔ اگر صحت الفاظ کے عذر کو بھی ملحوظ رکھ لیا جائے۔ تو اس سے کم از کم یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کے ذہن میں یہ ضرور تھا کہ یہ الہام کئی پہلو پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر غور کرنے سے بھی اس کا ذوالوجوہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اس الہام میں اگر "وہ" کا مشارٌ الیہ مصلح موعود سمجھا جائے۔ اور تین سے مراد تین مطلق فرزند بغیر تعیین کسی بیوی کے مراد لئے جائیں۔ تو اس کا مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی ٹھہرتے ہیں۔ اور اگر "وہ" کا مشارٌ الیہ لفظ مبارک سمجھا جائے جس کے متعلق حضرت اقدس فرما چکے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی مبارک احمد کے متعلق ہے۔ اور تین سے مراد تین لڑکے دوسری بیوی کے ہوں۔ تو اس کا مصداق صاحبزادہ مبارک احمد ہی بنتے ہیں

اسی طرح الہام دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ اگر بوجہ تقریب عقیقہ بروز دوشنبہ صاحبزادہ مبارک احمد پر چسپاں ہو سکتا ہے تو یہی الہام آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریب مبارک بروز دوشنبہ ہونے سے آپ پر بھی صادق آتا ہے۔ اور اس پر حضرت اقدس کا ارشاد بھی شاہد ہے۔ حضور فرماتے ہیں "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" یعنی یہ آمین کا دن اسے خدا مبارک فرما۔

الغرض یہ ہر دو الہامات بوجہ ذوالوجوہ ہونے کے مصلح موعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادہ مبارک احمد دونوں پر مختلف پہلو کے لحاظ سے صادق آ سکتے ہیں

اسی ضمن میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں ان دو الہامات کو صاحبزادہ مبارک احمد پر چسپاں فرمایا وہاں مجموعی طور پر مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ انہی مقامات پر حضرت اقدس نے صاف اور واضح طور پر سبز اشتہار کا مصداق بالخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ٹھہرایا ہے اور سبز اشتہار ہی وہ اشتہار ہے جس میں حضرت اقدس نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی تشریح اور توضیح کرتے ہوئے مصلح موعود کی پیشگوئی کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ اور اسی اشتہار کا مصداق اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ٹھہراتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ طرز شاہد ہے۔ کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق حقیقی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں اور صاحبزادہ مبارک احمد صاحب صرف بعض الہامات کے ضمناً مصداق ہیں۔ بوجوہ بالا معترضین کا یہ واہمہ ہے کہ حضرت اقدس نے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ٹھہرایا۔

خاکسار۔ محمد عمر بی۔ ایس سی۔ ایل ایل بی وکیل لاہور

جماعت احمدیہ اور اردو زبان

اردو ہندی قضیہ اب باقاعدہ فرقہ وارانہ صورت اختیار کر چکا ہے۔ اردو کو مسلمانوں کی مخصوص زبان قرار دیا جاتا ہے۔ گاندھی جی جو مذہبی رواداری کے سب سے بڑے علمبردار اور مدعی تصور کئے جاتے ہیں۔ کھلے بندوں اسے قرآنی حروف میں لکھی ہوئی بدیشی زبان تصور کرتے ہیں۔ اور ہندی کو ہندوستان کی عام زبان قرار دیتے ہیں ان کی سرکردگی میں ایک ادارہ "ہندی ساہتیہ سمیلن" قائم ہے۔ جس کا مقصد ہندی کی نشر و اشاعت اور پروپیگنڈا ہے۔ ہندی کی ترویج کے لئے اس ادارے سے ہر سال سینکڑوں کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ غیر زبانوں سے تراجم ہوتے ہیں۔ اور ہندی کو مقبول عام اور ملکی زبان بنانے کے لئے ہر طرح کی جدوجہد کی جاتی ہے۔ بچوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ شروع سے اردو کی بجائے ہندی میں تعلیم حاصل کریں۔ بڑوں کو نئے سرے سے ہندی پڑھنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ جہاں پہلے اردو رائج ہے۔ وہاں ہندی کو گھسیڑنے کی باقاعدہ اور منظم کوشش جاری ہے۔ اردو کی مستحکم اور مضبوط بنیادوں کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے منصوبے سوچے جاتے ہیں۔ غرض ہر جائز اور ناجائز طریقہ اس کی اشاعت کے لئے روا سمجھا جاتا ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے۔ کہ بعض معمر اشخاص جنہیں ہندی کی ابجد بھی نہیں آتی تھی۔ ابتدائی قاعدے لے کر بچوں کی طرح ہندی پڑھتے ہیں اور یہ سب اسی پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ اس ادارے کا ایک اہم مقصد اور بھی ہے یعنی کچہریوں محکمہ ڈاک اور دیگر سرکاری دفاتر جہاں اردو رائج ہے۔ اس کی جگہ ہندی کو دلائی جائے۔ سکولوں اور کالجوں میں ذریعہ تعلیم ہندی بنایا جائے۔ اس کے لئے شور مچایا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کے پاس ڈیپوٹیشن بھیجے جاتے ہیں۔ اخبارات میں پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ ریڈیو زبان کی اشاعت کا سب سے بہتر ذریعہ ہے اس سے زبان کی بہترین خدمت کی جا سکتی ہے۔ یہاں بھی برادران وطن کی مہربانیوں سے غیر مانوس ہندی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ عرصہ سے مستعمل اور عام فہم اردو الفاظ کی بجائے عجیب مضحکہ خیز الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ "بحرالکاہل" سے عام فہم لفظ کی بجائے جس کو سکول کی ابتدائی جماعت کا بچہ بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے "مہاساگر" "صدر" کی جگہ "پردھان" "پرواز" کی جگہ "اڑان" "مجلس" کی بجائے "سبھا" وغیرہ سینکڑوں الفاظ خواہ مخواہ ٹھونسے جاتے ہیں۔

محکمہ ڈاک کے چٹھی رسانوں کیلئے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہندی پڑھے لکھے ہوں۔ اور اس کوشش کے نتیجے میں معلوم ہوا ہے۔ کہ اب ان کیلئے اردو اور ہندی دونو زبانیں جاننا ضروری ہو گیا ہے۔ لاہور کا ہی واقعہ ہے۔ کہ ایک چٹھی رسان ایک منی آرڈر جو ہندی میں تھا۔ اور جان بوجھ کر اس زبان میں لکھا گیا تھا۔ لیکر کئی دن پھرتا رہا کیونکہ وہ خود ہندی سے ناآشنا تھا۔ جب بیچارہ اوروں سے پڑھ کر منزل مقصود پر پہنچا۔ تو بجائے اس سے ہمدردی کے اعلے حکام کے پاس شکائت کر دی گئی۔ اور درخواست کی گئی کہ اس کی بجائے کسی ہندی جاننے والے چٹھی رسان کو مقرر کیا جائے۔ حالانکہ موجودہ چٹھی رسان پرانا اور کافی تجربہ کار تھا۔

پنجاب میں ہندو پریس اس جدوجہد میں سب سے پیش پیش ہے۔ اخباریں چھپتی تو اردو میں ہیں۔ مگر اشاعت ہندی کی ہوتی ہے۔ تحریر اردو ہے لیکن ہندی اور سنسکرت کے بھاری بھرکم الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جنکو اکثر ہندو بھی سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

قطع نظر اس سے کہ اردو ہندوستان کی مشترکہ زبان (Langua franca) (لینگوا فرینکا) کی حیثیت رکھتی ہے عام فہم ہے مقبول عام ہو چکی ہے۔ اس کی تحریر میں سادگی روانی اور لچک موجود ہے مفہوم کی ادائیگی بھی سہل ہے۔ دوسری زبانوں کے مفید الفاظ کو اپنانے کی صلاحیت اس میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ ہمارے لئے الہامی اور مذہبی زبان کا درجہ رکھتی ہے۔ کیوں؟ اس زبان میں خدا کے رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ اسی زبان کے ذریعہ آپ نے اسلام کی تجدید کی۔ اسی زبان میں خدا کے محبوب نے ایک سو کے قریب کتابیں لکھ کر اسلام کو ایک ایسے قلعہ کی صورت میں مضبوط کر دیا۔ جس سے مخالفت کی لہریں ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ یہی وہ زبان ہے، جس میں سلسلہ عالیہ کے علمی خزائن محفوظ ہیں۔ اسی زبان میں وہ محبوب ربانی مخالفوں کے دلوں کو موہ لیا کرتے تھے۔ اسی زبان میں روحانیت کے چشمے بہے۔ اسی زبان میں خدا کے برگزیدہ نبی کے خلفاء نے کتابیں لکھیں۔ خدا کی تعلیم کو پھیلایا۔ تقریریں کیں۔ اس زبان کے ذریعہ جماعت کے علماء دور دور تک احمدیت کی روشنی سے دنیا کو منور کرتے ہیں۔ اور اسی میں سلسلہ کا اکثر لٹریچر۔ اخبارات۔ رسائل شائع ہوتے ہیں۔

ہم نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے دنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو۔ اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو دور دراز تک پھیلانا ہے۔ اور جب تک اردو سے لگاؤ نہیں ہوگا۔ اردو ذریعہ اشاعت نہ ہوگا۔ یہ سب کام ادھورے سمجھے جائیں گے۔

جس طرح قرآنی تعلیم کو سمجھنے کے لئے عربی کا جاننا ضروری ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے واقفیت کیلئے اردو لابدی ہے۔ آجکل ذرائع آمد و رفت کی سہولت اور تیزی کی وجہ سے ساری دنیا ایک ملک کی حیثیت رکھتی ہے۔ بقول ایک مفکر کہ دنیا پہلے سے سکڑ گئی ہے پہلے جن ممالک کے محض ناموں سے آشنائی تھی۔ آجکل وہ ہمسایہ ملک سمجھے جاتے ہیں۔ اس باہمی میل جول میں کسی ملک کی مقبول زبان ایک دوسرے سے راہ و ربط میں آسانی پیدا کرتی ہے اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ زبان کا ملک اور قوم کے تمدن سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہی رسم و رواج پر حاوی ہوتی ہے۔ اور لوگ تو قومی اور ملکی جذبہ سے اس کی اشاعت کیلئے کوشاں ہیں۔ مگر ہمارے لئے قومی زبان بھی یہی ہے۔ ملکی زبان بھی یہی ہے تعلیمی اور ادبی زبان بھی یہی ہے۔ اور عربی کیساتھ مذہبی زبان ہونیکا فخر بھی اسے ہی حاصل ہے۔

ملک میں جب اس کی اشاعت کیلئے ادارے قائم ہیں تو ہمیں بھی کیوں نہ اس کی حفاظت اشاعت اور مقبولیت کیلئے تگ و دو کرنی چاہیئے ہم پر اوروں کی نسبت اس کی حفاظت کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ اور اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہونا چاہیئے کہ دیگر مقاصد کے ساتھ اردو کی اشاعت کا فرض بھی اپنی ذمہ داریوں میں شامل کرے۔ اس کے لئے عملی کارروائی کی زیادہ ضرورت ہے جو ان ذرائع سے کی جاسکتی ہے۔

۱۔ تحریریں و تقریریں اردو میں ہوں۔
۲۔ عام بول چال میں اردو بولی جائے۔
۳۔ گھروں میں اردو میں بات چیت کی جائے۔
۴۔ خط و کتابت اسی زبان میں ہونی چاہیئے اور پتہ ہمیشہ اردو میں تحریر کرنا چاہیئے
۵۔ اردو کی ترقی اور اشاعت کے مقاصد والی انجمنوں اور سوسائیٹیوں میں شمولیت کر کے انہیں فروغ دیا جائے۔
۶۔ سکول اور کالجوں میں دیگر مضامین کے ساتھ اردو شامل کی جائے۔
۷۔ مفید اور ضروری مضامین دوسری زبانوں سے اردو میں ترجمہ کر کے اسے مالا مال کیا جائے۔ فقط

عبدالرحمٰن بی کام لاہور

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ

بابت ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ھش

شعبہ خدمت خلق

مقامی مجالس:۔ دارالسعۃ جھکڑ ڈل کی گذرگاہوں کو درست کرنے کے لئے ریت ٹکڑی مہیا کی گئی۔ دارالعلوم۔ ایک بیمار کی عیادت کی گئی۔ دارالبرکات شرقی تین نادار مریضوں کو مفت دوائی دی گئی۔ ایک آدمی کو بھوسہ اکٹھا کرلنے میں مدد دی گئی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ دو بیماروں کی تیمار داری کی جاتی رہی۔ اور ہسپتال سے دوائی لاکر دی گئی۔ دارالرحمۃ۔ گیارہ احباب کو تبلیغ کی گئی مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ راستے سے موذی اشیاء دور کی گئیں۔ ایک عورت کا خط ڈالا گیا۔ اور ایک کا منی آرڈر روانہ کیا گیا۔ مسجد اقصیٰ۔ دو بیواؤں کو سودا لاکر دیا گیا۔ ایک بیمار کو دوائی دی گئی اندھے کو راستہ دکھایا گیا۔ دارالبرکات:۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا گیا۔ اور بیمار پرسی کی گئی۔ دارالفضل:۔ ایک بیمار کے لئے دو وقت کھانا لانے کا انتظام کیا گیا۔ ایک دوست کو مکان تبدیل کرنے میں مدد دی گئی بورڈنگ تحریک جدید:۔ دارالشیوخ کے لئے کپڑے اکٹھے کئے گئے۔ قادر آباد:۔ ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ دارالانوار۔ راستے سے کانٹے دور کئے گئے۔ ناصر آباد:۔ مسجد کی اینٹوں کو درست کیا گیا۔ نالی کے گرد مٹی ڈالی گئی ایک بڑھیا کے لئے لنگر خانہ سے کھانا لایا جاتا رہا۔

بیرونی مجالس:۔ کیرنگ۔ غریبوں اور مسکینوں کی چاول سے امداد کی جاتی رہی۔ اوڈ۔ ایک مریض کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ اور ایک عورت کو بلانے کے لئے پانچ میل کا سفر کیا گیا۔ ایک تنگ دست کو تین روپے چندہ اکٹھا کر کے دیا گیا۔ مگر اس کے انکار کی وجہ سے واپس دیئے گئے۔ شریف پورہ امرتسر ۱۹ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ چھ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک گھر کے لئے ایندھن لایا گیا۔ ۱۷ اشخاص کو راستہ دکھایا گیا۔ ایک بچے کو سائیکل کے نیچے سے بچایا گیا مسجد کی صفائی کی گئی۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ ایک مسافر کو بستر دیا گیا۔ اور آگ سینکائی گئی۔ ایک بچہ کی مالی مدد کی گئی۔ دو مسافروں کے مویشیوں کو چارہ دیا گیا۔ کانپور:۔ ایک چور کو جو سائیکل لیکر بھاگا تھا۔ حوالہ پولیس کیا گیا۔ اراکین کو فرسٹ ایڈ پڑھائی گئی۔ گمشدہ بچوں کو ان کے گھر پہنچایا گیا۔ امرتسر:۔ سڑک کی صفائی کی گئی۔ ہڑتال کی وجہ سے غرباء کی نقدی سے مدد کی گئی۔ چار بیماروں کو دوائی لاکر دی گئی۔ کراچی۔ مسجد سری نگر کے چندہ میں مدد دی گئی۔ پچاس مریضوں کی عیادت کی گئی۔ انبالہ:۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ غسل خانہ صاف کیا گیا۔ غرباء کی مدد کی گئی پونا:۔ ایک غیر احمدی کی تیمارداری کی گئی۔ اور غرباء کی نقدی سے مدد کی گئی۔ گوکھووال:۔ پردیسیوں کو سودا لاکر دیا جاتا رہا۔ سونگھڑہ:۔ ایک بیوہ غیر احمدی کی زمین بچوانے میں مدد دی گئی۔ غریب

عورتوں کو سودا لاکر دیا جاتا رہا۔ غرباء کی دھان اور چاول سے مدد کی گئی۔ ایک مکان کی آگ بجھانے میں مدد دی گئی۔ دھلی:۔ ایک صحابی کی نقدی سے مدد کی گئی۔ چار اشخاص کو دہلی ملازمت کے لئے ارسال کیا گیا۔ لدھیانہ:۔ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ اور دوائی سے مدد کی گئی۔ لاھور:۔ تین دوستوں کو سودا لاکر دیا جاتا رہا۔ ایک شخص کو پانچ روپے کی امداد دی گئی۔ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ داتا زیدکا:۔ غریبوں کو غلہ مہیا کرکے دیا گیا۔ ایک چھکڑا پھنسا ہوا نکالا گیا۔ ایک مسافر کو گھوڑی پر چڑھا کر چھ میل تک پہنچایا گیا۔ سرگودھا:۔ دو مسافروں کو کھانا اور ان کے مویشیوں کو چارہ دیا گیا۔ سیدوالہ:۔ تیمارداری کی گئی۔ ایک بیوہ کے مکان کو دوبارہ بنانے میں مدد دی گئی۔ چک ۱۷:۔ ایک من آٹا غریبوں میں تقسیم کیا گیا۔ دو مسافروں کو کھانا اور ان کے مویشیوں کو چارہ دیا گیا۔

خلیل احمد ناصر سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۹۰:۔ منکہ عبدالواحد ولد شمس الدین قوم افغان پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ٹھٹھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیری والا دارو غیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۲ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔

(۱) میری ماہوار پنشن سات روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ بفضل خدا ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ (۲) میرا مکان خام رہائشی قیمتی ۱۵۰ روپے ہے۔ اور دوسرا مکان خام معمولی ۳۵ روپے کا ہے۔ کل قیمت ہر دو مکانات ۱۸۵ روپے ہوتی ہے۔ (۳) میری جدی زمین جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے وہ ۲ گھماؤں ۲ کنال ۱۰ مرلہ ہے۔ جس کی اس وقت کی قیمت جو جماعت کے دوستوں کے مشورہ سے مقرر ہوئی ہے۔ وہ چار صد روپیہ فی گھماؤں ہے۔ کل قیمت زمین کی مبلغ ۹۲۵ روپے ہوتی ہے۔ (۴) کچھ میری زمین جو ایک گھماؤں پانچ کنال ۱۰ مرلہ دوسرے لوگوں کے پاس رہن ہے۔ جو مبلغ ۶۴۷ روپے میں رہن ہے۔ جس وقت میں یہ فک کرا سکا تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کردونگا۔ ورنہ جسقدر اب جائیداد موجود ہے۔ جس کی قیمت مبلغ ۱۱۱۰ روپے ہوتی ہے یعنی ہر دو مکانات خام کی قیمت ۱۸۵ روپے اور زمین جو میرے قبضہ میں ہے۔ اسکی قیمت بحساب چار صد روپیہ فی گھماؤں مبلغ ۹۲۵ روپے ہے۔ کل میزان کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۱۱ روپے ہوتے ہیں جو میرے ذمہ جائیداد غیر منقولہ کے واجب الادا ہوئے۔ میں کوشش کرونگا کہ یہ روپیہ اپنی زندگی میں جلدی ادا کردوں یا اگر انجمن چاہے تو اس قیمت کی زمین مجھ سے لے سکتی ہے۔ بہرحال میری کوشش ہے کہ اسکا فیصلہ جلدی کردوں۔ چندہ شرط اول وصیت کی منظوری پر ادا کردونگا۔ والسلام خاکسار سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔ العبد:۔ خاکسار عبدالواحد موضع ٹھٹھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیری والا دارو غیاں ضلع گورداسپور ۲/۱۳۲۱ ۲۵ گواہ شد: عبدالعزیز موضع ٹھٹھہ غلام نبی ضلع گورداسپور۔ گواہ شد: تاج الدین

ولد احمد خان ککے زئی پنشنر سکنہ باذید چک حال ٹھٹھہ غلام نبی ضلع گورداسپور ۲/۴۲ ۲۵

نمبر ۵۶۹۱:۔ منکہ خورشید بیگم زوجہ محمد عبداللہ صاحب جلد ساز قوم پٹھان عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا مہر مبلغ پانصد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ اور زیورات از قسم طلائی ۵۰ روپے کا ہے۔ اس کل حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ خورشید بیگم موصیہ بقلم خود

نہایت ضروری اعلان

"الفضل" مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ جون میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ اور بعض کا ۲۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو خود بخود چندہ ارسال فرمادیا کرتے ہیں۔ ہم تمام احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ جون تک چندہ ارسال فرمادیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہوجائے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ وی۔پی رد کرنے کی اطلاع دینگے۔ ان کی خدمت میں یکم جولائی کو وی۔پی ارسال ہونگے۔

منیجر "الفضل"

یکم جولائی کو وی۔پی ارسال ہونگے۔ وصول کرنے کیلئے تیار رہیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۴ جون۔ سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ مصر کی جنگ اب شروع ہو رہی ہے اور جرمن عنقریب اتحادی فوجوں پر حملہ کرنیوالے ہیں۔ وہ جنوب کی طرف سے بھاری حملہ کرکے فورٹ کیپٹزو اور حلفایہ کو رستہ میں چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ تاہم یہ امر موجب اطمینان ہے کہ اتحادی فوجوں نے از سر نو اپنی تنظیم درست کر لی ہے۔ اور مقابلہ کیلئے تیار ہیں۔ گمبیٹ کے جنوب اور سولم کے مغرب میں تمام دن دونوں فوجوں کے ہراول دستوں میں تصادم ہوتے رہے۔ طبرق کے سقوط سے قبرص۔ حیفہ۔ سکندریہ اور مالٹا کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے ؛

ماسکو ۲۴ جون۔ سوویٹ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل سبسٹاپول کے محاذ پر دشمن کی فوجوں سے سخت جنگ جاری رہی۔ جرمن حملے اب وسیع ہو گئے ہیں۔ دو جانب سے وہ روسیوں کو پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور بعض مورچوں میں بھی گھس گئے ہیں۔ لیکن روسی حفاظتی لائن کو عبور نہ کر سکے۔ شمالی مغربی محاذ پر بھی جرمنوں نے روسی پوزیشنوں پر زبردست حملہ کیا۔ جو پسپا کر دیا۔ اس تصادم میں دو ہزار جرمن مارے گئے۔ خارکوف کے محاذ پر روسی فوجوں نے تھوڑا سا پیچھا ہو کر نئی پوزیشن اختیار کر لی ہے۔ اس محاذ پر بھی جرمن روسی مورچوں میں شگاف پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ؛

برلن ۲۴ جون۔ روسی فوجوں نے جھیل المن کے جنوب مشرق میں کئی فٹ گہری دلدل کو رات کی تاریکی میں عبور کرکے جرمن لائنوں میں شگاف کر دیا۔ یہاں اہم پوزیشنوں پر قبضہ کیلئے کئی دنوں سے جنگ جاری تھی ؛

انقرہ ۲۴ جون۔ روسی سفیر متعینہ ترکی کو انکی حکومت نے فوری طور پر واپس آنیکا حکم دیا ہے۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ بلقانی ممالک میں جرمن فوجوں کی نقل و حرکت کے متعلق اطلاعات حاصل کرنیکے لئے انکو بلایا گیا ہے ؛

دہلی ۲۴ جون۔ امریکن ہوائی فوج کے کچھ افسر ایک امریکن ہوائی جہاز میں ایک کانفرنس میں شرکت کی غرض سے کلکتہ سے چنگنگ روانہ ہوئے۔ لیکن پرواز کے تھوڑا عرصہ بعد وہ مون سون کے طوفان میں گھر گئے اور چین پہنچے پر اپنی منزل معلوم نہ کر سکے۔ آخر واپس لوٹے۔ دشمن کے علاقہ سے انکے جہاز کو گذرنا پڑا۔ اور اسوجہ سے بہت بلندی پر پرواز کرنی پڑی۔ بلندی کیوجہ سے جہاز چونکہ زیادہ وزن نہ برداشت کر سکتا تھا۔ اسلئے انہوں نے اپنی وردیاں۔ ہتھیار حتیٰ کہ پیراشوٹ تک نیچے پھینکدیئے۔ لیکن دس گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد یہ لوگ ایک ہندوستانی ہوائی اڈہ میں پہنچ گئے ؛

واشنگٹن ۲۳ جون۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۳ سے ۲۴ جون تک بحیرہ کریبین میں دشمن کی آبدوزوں نے تیرہ اتحادی جہاز ڈبو دیئے ؛

لنڈن ۲۴ جون۔ آج نائب وزیر خارجہ نے دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سنگاپور کے جنگی قیدیوں اور برطانی نظر بندوں کو انکے رشتہ داروں سے خط و کتابت کی اجازت جاپانیوں نے نہیں دی۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ اب ان کیلئے جاپانی حکام ڈاک کا انتظام کرنیوالے ہیں ؛

واشنگٹن ۲۴ جون۔ امریکہ کی تاریخ میں ایوان نمائندگان نے سب سے بڑا سپلائی بل پاس کر دیا ہے جس کی مالیت ۴۲ ارب ۲۴ کروڑ ڈالر ہے یہ بل متفقہ طور پر پاس کیا گیا ہے ؛

سلہٹ ۲۴ جون۔ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے گھروں میں خندقیں تیار کریں ؛

پٹیالہ ۲۴ جون۔ ریاست نے آئندہ سال سے پنجابی کو سرکاری زبان قرار دیدیا ہے جو گورمکھی حروف میں لکھی جائیگی۔ سرکاری ملازمین کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ چھ ماہ کے اندر گورمکھی کا امتحان پاس کریں ؛

بمبئی ۲۴ جون۔ آج مسٹر راجگوپال اچاریہ مسٹر جناح کے بنگلہ پران سے ملے۔ ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ تفاصیل کا علم نہیں ہو سکا۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ موضوع پاکستان ہی ہوگا۔ مسٹر اچاریہ کل پھر مسٹر جناح سے ملیں گے ؛

دہلی ۲۴ جون۔ انڈین نیوی کے ماتحت ہندوستان میں نوجوانوں کو تارپیڈو پھینکنے۔ آبدوزوں کو تباہ کرنے والے بم پھینکنے اور سمندر میں سرنگیں بچھانے کی ٹریننگ دینے کیلئے سکول کھولا جا رہا ہے۔ آبدوزوں کے خلاف جنگ لڑنے کی ٹریننگ دینے کیلئے بھی ایک سکول کھولا جا رہا ہے ؛

چنگکنگ ۲۴ جون۔ ایک چینی اخبار نے لکھا ہے کہ حال میں روس اور امریکہ میں جو معاہدہ ہوا ہے جاپان اسکے شرائط معلوم کرنیکے لئے بیچین ہو رہا ہے۔ حال میں روس میں مقیم جاپانی سفیر نے اس غرض سے روسی وزیر خارجہ سے ملاقات کی تھی۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان ضرور روس پر حملہ کرنیوالا ہے۔ جب ہٹلر روس پر وسیع حملہ کریگا۔ جاپان بھی غالباً اسی وقت حملہ کر دے گا ؛

واشنگٹن ۲۴ جون۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ کوریا میں جو بغاوت رونما ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں ایک ہزار سے زائد جاپانی ہلاک ہو گئے ہیں۔ جاپانی فوجی اڈوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ قریباً ۹۸ سرکاری مکان جلا دیئے گئے۔ اور ۲۲ ہوائی جہاز برباد کئے گئے ؛

دہلی ۲۴ جون۔ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ ۲ ہزار ہندوستانی سیلاب زدہ دریاؤں کو بڑی مشکل سے عبور کرکے برما سے ہندوستان آرہے ہیں۔ برما پر جاپانی قبضہ کے بعد پناہ گزینوں کی امداد کے کیمپ بند کر دیئے گئے تھے مگر اب پھر کھول دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دو ہزار کے قریب مزید ہندوستانی برما کی سرحد میں پھنسے ہوئے ہیں جنہیں ہوائی جہازوں کے ذریعہ سامان خورونوش پہنچایا جاتا ہے ؛

لنڈن ۲۴ آج مسٹر ایڈن نے پارلیمنٹ میں بیان کیا۔ کہ روس و برطانیہ کے معاہدہ کی تصدیق سوویٹ گورنمنٹ نے کر دی ہے۔ اب اس پر ملک معظم کے دستخط ہونے باقی ہیں ؛

چنگکنگ ۲۴ جون۔ صوبہ کیانگسی میں چینیوں نے جاپانی فوجوں کو دو مقامات پر کامیابی سے روک دیا ہے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں اور کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں ہوئی ؛

لنڈن ۲۴ جون۔ فرانس کے حریت پسندوں اور جنرل ڈیگال کے مابین فرانس کے آئندہ نظام کے متعلق ایک سمجھوتہ آج شائع ہوا ہے۔ جس میں دو باتوں پر زور دیا گیا ہے۔ اول یہ کہ حریت و اخوت اور مساوات کے روایتی اصول کے مطابق فرانس میں جمہوری آزادیوں کی بحالی۔ دوئم جمہوری اصول کے ماتحت منتخب شدہ قومی اسمبلی کے ذریعہ ملک کے دستور کی تدوین و ترتیب ؛

پٹنہ ۲۴ جون۔ صوبہ بہار میں لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ½۸ بجے دوکانیں بند کر دیں۔ مقصد یہ ہے کہ بجلی کی کھپت میں کمی کی جا سکے ؛

کراچی ۲۴ جون۔ سندھ کے جیل خانوں کے انسپکٹر جنرل نے ایک بیان میں کہا کہ اسوقت دو ہزار جرم محبوس ہیں اور سندھ کے جیل خانے ان سے بھرے پڑے ہیں اب حیدرآباد کے قریب ایک نیا کیمپ کھولا جا رہا ہے ؛

ڈھاکہ ۲۴ جون۔ فرقہ وار فساد تاحال جاری ہے چھرا گھونپنے کی وارداتیں بدستور ہو رہی ہیں۔ آج ایک لڑکے کی لاش ایک خندق سے ملی۔ آٹھ اشخاص اثنک ہلاک ہو چکے ہیں۔ شہر میں پولیس کی امداد کیلئے فوج بھی طلب کر لی گئی ہے۔ غنڈوں کی گرفتاری کا کام جاری ہے ؛

لاہور ۲۴ جون۔ جولائی کے پہلے تین ایام میں بلیک آؤٹ کی جو تجویز ہے۔ اسکے سلسلہ میں نئی ہدایات پر عمل ہوگا۔ مکمل تاریکی لازمی نہ ہوگی۔ موٹروں کی ڈھانپی ہوئی روشنی برقرار رکھی جائیگی۔ سائیکلوں وغیرہ کے ساتھ تیل کے لیمپ رکھے جا سکیں گے البتہ ٹارچ استعمال کرنے کی اجازت نہ ہوگی ؛

واشنگٹن ۲۳ جون۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اسوقت تک دشمن امریکہ کے ۱۵۰ جہازوں پر حملے کر چکا ہے۔ انمیں تو بعض غرق ہو گئے اور بعض مجروح ہوئے ؛

پشاور ۲۴ جون۔ شہر میں کھانڈ کی بہت قلت محسوس ہو رہی ہے جس سے لوگوں کو بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی۔ اور ایک پبلک جلسہ بھی ہوا ؛

دہلی ۲۴ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سپلائی ڈیپارٹمنٹ ۳۱ دسمبر ۴۲ء تک ہندوستان کے مختلف کارخانوں سے ایک ارب گز اونی دھاگہ خریدیگا جسکی قیمت کم و بیش ۵۰ کروڑ روپیہ ہوگی سوتی کپڑے کے ٹھیکے ۲۵۔۷ - ۳ کروڑ روپیہ تک کے ہونگے ؛

دہلی ۲۴ جون۔ برما سے آنیوالے پناہ گزینوں کیلئے حکومت نے مالی امداد کا انتظام کیا ہے۔ جس میں ان کی پہلی حالت کے مطابق مالی مدد دیجاتی ہے۔ نیز ان لوگوں کیلئے ملازمتوں وغیرہ کے انتظام کیلئے ایک مستقل ادارہ قائم کیا گیا ہے ؛

ماسکو ۲۴ جون۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ وی آنا اور دوسرے شہروں میں نازی بہت سی گرفتاریاں عمل میں لا رہے ہیں۔ کیونکہ لوگ عمداً جنگی سامان تیار کرنیوالے کارخانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں ؛

واشنگٹن ۲۴ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی نیوزی لینڈ میں زلزلہ کا اچھا خاصہ جھٹکا محسوس ہوا۔ جس سے معمولی نقصان پہنچا ؛

لنڈن ۲۴ جون۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر نوآبادیات نے نوآبادیوں کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی امداد اور قربانیوں کی تعریف کی اور کہا کہ جنگ کے بعد ان کے نظم و نسق میں کیا کیا تبدیلیاں کی جائینگی ؛

ناگپور ۲۴ جون۔ کل شام صدر بازار میں ہولناک فساد ہو گیا۔ جس میں تلواروں اور لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال ہوا۔ دو اشخاص ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ بعض گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ؛

ٹوکیو ۲۴ جون۔ جاپان ریڈیو نے اقرار کیا ہے کہ اتحادیوں نے پسپائی سے قبل ملایا میں ربڑ پیدا کرنیوالے تمام مراکز کو جلا دیا حتیٰ کہ اب ربڑ کی پیداوار قریباً بند ہو چکی ہے ؛

لنڈن ۲۴ جون۔ آج وزیر خارجہ نے دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ ہانگ کانگ کے اتحادی قیدیوں کے نام وغیرہ معلوم ہو چکے ہیں۔ جاپانیوں نے ان کو ریڈ کراس کے جہازوں کے ذریعہ سامان بھیجنے کی اجازت نہیں دی البتہ نظر بندوں کے تبادلہ کیلئے جو جہاز جائینگے۔ ان کے ذریعہ سامان بھیجا جا سکے گا ؛

دہلی ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کی حالت ان دنوں سخت قابل رحم ہے اور وہ بیچارے فاقہ مستی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ نازی سفاکوں نے تمام غلہ وغیرہ سمیٹ کر جرمنی پہنچا دیا ہے ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔